

نام :- نور فاطمہ
کلاس :- 1st year sec B
مضمون :- اردو

سوال نمبر 1

اور کوٹ

فلامنڈ

جنوری کا مہینہ چھٹے کی ایک سرد شام کو لیس خوش بوش، چرخال، دندہ طارے کے فوجان ڈیوس روڈ سے مال روڈ پر آیا اور چمٹس گھر اس کی طرف پینری پر ہل ہل کر چلے گا۔ سردی زیادہ تھی اسی لیے اس نے بادامی دس کا کوٹ پہن رکھا تھا جس کا کالج میں شہرتی دس کے گلاب کا ایک ادھ کھلا پھول کا تھا، بید کی ایسا چھوٹی چھڑی یا تو میں سے بھئی بھئی وہ گھماتا تھا۔ سردی تھی لیکن نوجوان پر اس کا کوئی اثر معلوم نہیں ہو رہا تھا۔ وہ بڑے مزے سے چل رہا تھا۔ اس کی ظاہری حالت اور تنگی سوز سے تانگے والے اس کی طرف بڑھتے تے شاید اسے سواری پر ضرورت تھی مگر یہ چھڑی سے متاثر کر دیتا۔ ایسا ٹیکسی اس کی طرف رہی اس نے "نو ٹھینک یو" کر کے منہ کر دیا۔

کھئی وہ سرمستی اور سر خوشی کے عالم
میں منہ سے بیٹی نکال کر دقتوں کی دقتوں
کا لٹا تو کھئی خوشی میں آکر بھوت
موت بال دیئے کی کو خوش کرتا۔ یہاں
میں ہو رہا تھا وہ اس طرف نا مڑا
بلکہ سیدھا گیا۔ اسمبلی ہال کے سامنے
گھاس کے قطعے پر بچوں کو کھلے دیا
کہ وہ کچھ دیر دکا اور ان کے جانے
کے بعد وہاں جا کر بیٹھ گیا۔ مال
روڈ پر خامی رو تو تھی۔ اس کا
نظر لوگوں کے چہرے کے بجائے ان
کے لباس پر جاتی تھی۔ ادھر ہر
قسم کے بوگھے۔ اکثر لوگوں نے گرم
کپڑے پہنے تھے نوجوان اپنے اور عورت
میں خاصہ خوش تھا۔

یہاں اس نے ایک سرگرم خریدار
اور منہ سے کس گلے گا۔ اندھیرے
کے زیادہ ہرنے پر دوبارہ چلنا شروع
ہوا۔ ایک پاتل نے باہر لوگوں کی بھینٹ
ہنی۔ وہاں دکا اور چل پڑا۔ ایک
باد اس موڑ میں اس نے اٹھ کر اپنی چھتری
کھمانے کی کوشش کی مگر وہ زمین پر
گڑ پڑی نوجوان نے سوری نہ کر
چھتری اٹھا دی۔ اس کا مادامی رنگ
کا اور کوٹ اس کے جسم پر تھا سفید فلم
گلے میں بیٹھا تھا۔ سر کے تیل اور
دوشہ کی مہک باقی تھی۔ اس کے

لگو کپڑوں پر خون کے جبے نمایاں تھے ۔
 جب اس کا لباس اتارا جانے لگا تو
 میں سے پہلے اس سلک کا گلو بند اٹا لیا
 گیا ۔ سیرت کے عام میں سرخوں نے
 ایک دو سرے کی طرف دیکھا اس نے
 اس سوئٹر پہنا تھا جس میں برسے
 برسے سودا خ طے اور میرا تھا ۔
 ختم پر بھی میل تھی ۔ نوجوان کہم از کہم
 دو مہینوں سے نبایا نہ تھا گردن
 پر پوڈری تھا ۔ تیلون میں کوئی بدلتا
 ہیں ۔ صراہیں دو رنگوں کی تھی پلٹتی
 برابروں سے میری اہیریاں نظر آرہی تھی ۔
 افسوس اس کی بید کی چھڑی حادثے میں
 پس کھو گئی تھی اور اس فہرست میں
 شامل نہیں تھی ۔

سوال نمبر ۲

مکالمہ

شائق السلام ملایم استاد
 جھانسی لیا میں اندر
 آسکتا ہوں ۔

استادہ جی بلکل

استادہ شادی اور شائق مائیں نہیں کرنی

شاد اور شائق کی مسلسل باتیں -
استاد: شائق کلاس سے باہر، حاکم
کھڑے مرد جاؤں -

شائق: شاد بھی باتیں کر رہا تھا -
استاد: میں نے آپ کو کہا تو آپ جاؤ -
شائق: استاد صاحب میں بھی نہیں جاؤں
گا یہ نا انصافی ہے -

احمد: شائق استاد سے محسوس نہیں کرتے
شائق: آپ چپ رہیں بھائی سر غلط
کر رہے ہیں -

احمد: شائق سر کا احترام ہم سب کی
ذمہ داری ہے تو ان کا مکمل
مناظرہ ماننا بھی ہم سب پر فرض
ہے -

شائق: مگر بھائی سر جو مرنے والی بات
کہتے ہیں -

احمد: نہیں استاد کبھی غلط نہیں ہوتا
وہ انہوں کی بھلائی کیلئے ہی بات
کہتے ہیں -

شائق: ہاں بھائی آپ سنا کہ
ہیں لیکن استاد صاحب مجھے اگلے
کو سمجھو کہ جو کچھ کہتے ہیں
احمد: کیونکہ آپ کے آنے سے پہلے وہ
خاموش تھا -

شائق: جی ہاں میں سمجھ گیا آئندہ ایسا
کبھی نہیں ہوگا (سوری استاد صاحب)

نام :- نود خالصہ
کلاس :- 1st Year sec B

مستقبل کی جھلک :-

اس نظم میں شاعر نے آنے والے دور کی ایک جھلک دکھائی ہے۔ اس کے مطابق بہت جلد مسلمانوں کی قربانیاں سے ایسا نئی دنیا وجود میں آنے گی۔ اہل فلسطین کی غیرت جاگ اٹھے گی اور حق مطالب آجائے گا۔ پھر پرانے استادوں کے بدلے نئے ستارے آسمان کو چیلے سے زیادہ روشن کر دیں گے۔ دین کی حفاظت کے لیے عمود اور الپ اوسلان جیسے داپہنا دشمن آئیں گے۔ ستارے میری طرح آزادی کے نغمے گائیں گے۔ آزادی کے نغمے ہر جگہ گونجیں گے۔ ان باتوں کو محض خوش کن خیال سمجھنے والے کل میری ہر بات پر یقین کر لیں گے اور میرے ہم خواہن جاگیر لے